

خاتم النبیین



حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

حضرت اکرم ﷺ کی چالیس منتخب احادیث

التماس

ال الحاج شیخ منور حسین والہیہ

حاجی شیخ محمد رضا شہید

حاجی شیخ حسن رضا شہید

و دیگر مرحومین خانوادہ کے ایصالِ ثواب کے لئے

ایک مرتبہ سورہ فاتحہ اور تین مرتبہ سورہ توحید تلاوت فرمائیں۔ شکریہ!

نیز آپ سے درخواست ہے کہ آئمہ معصومین علیهم السلام کی ان

احادیث مبارکہ کو خود بھی یاد کریں اور اپنے بچے بچیوں

کو بھی یاد کروائیں اور اپنی روزمرہ زندگی میں ان پر عمل

پیرا ہونے کی کوشش کریں، تاکہ دنیا اور آخرت کی

کامیابی حاصل ہو اور پاک ہستیوں کی شفاعت کے

حق دار بنیں۔ یہی اس کتابچہ کا ہدیہ ہے۔

جَلْوَهُ لَوْهُ

حَاتِمُ النَّبِيِّنَ

حضرت محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم



سینئر

مرکز علم و عمل کراچی

پوسٹ بکس: 2157، ٹائم آئر، کراچی

جملہ حقوق حفظ

کتاب:	جلوہ نور " محمد "
تألیف (توضیح):	حیدر عباس عابدی
تصویج:	جاد حسین مہدوی
کمپوزنگ:	حسین نقوی
ناشر:	سید اکبر رضا رضوی
ناشر:	مرکز علم عمل کراچی
ملٹے کا پتہ:	E-31 رضویہ سوسائٹی ناظم آباد کراچی
فون:	6622656

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فہرست احادیث

ردیف نمبر	عنوان	صفحہ	ردیف نمبر	عنوان	صفحہ
۱	علم کی فضیلت	۲۱	۱۰	تو پہ کیا ہے؟	۲۱
۲	سنن کی اہمیت	۲۲	۱۲	دعا بیان کے ساتھ	۲۲
۳	اخلاق حسن کا اثر	۲۳	۱۳	دعا کیوں قول نہیں ہوتی؟	۲۳
۴	روز و اور غیرہ	۲۴	۱۴	روزہ	۲۴
۵	صابر گوئی؟	۲۵	۱۵	پا شیدہ صدقہ	۲۵
۶	دنیا یا آخرت	۲۶	۱۶	زبان کو قیدیتیں رکھیں	۲۶
۷	ان سوالوں کا کیوں جواب ہے؟	۲۷	۱۷	حکمت کا حصول	۲۷
۸	دائیٰ فضلات	۲۸	۱۸	جن میں بخوبی مل	۲۸
۹	بعض امثال کے اثرات	۲۹	۱۹	بخوبی اعمال	۲۹
۱۰	خواہشات کی زیادتی	۳۰	۲۰	ستیج کی ہدایت	۳۰
۱۱	دوست کا کردار	۳۱	۲۱	دل کی موت	۳۱
۱۲	اجنبی عادات کا اثر	۳۲	۲۲	کھانے سے پبلیٹ	۳۲
۱۳	امت مسلم	۳۳	۲۳	قرآن سے وہ گردانی	۳۳
۱۴	تمن طبقے تمین رابطہ	۳۴	۲۴	گزینہ و ناجائز	۳۴
۱۵	ہمسایے کے حقوق	۳۵	۲۵	امیدوارست ہے	۳۵
۱۶	کثافت سے بچ دے کرو۔	۳۶	۲۶	خواہشات تا ان قرآن و حدیث	۳۶
۱۷	تو گل کا ستیج	۳۷	۲۷	چھوٹ اور رُوقن کی کی	۳۷
۱۸	ایمان کیا ہے؟	۳۸	۲۸	منافق کون؟	۳۸
۱۹	کمال ایمان	۳۹	۲۹	وفا نے مدد	۳۹
۲۰	مومان کی بیچان	۴۰	۳۰	لباس شہرت	۴۰

لقد کان لکم فی رَسُولِ اللہِ أَنْوَةً حَسَنَةً ...

ثُمَّ ارْسَلَ مَوْلَائے کل، داڑھے بل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات گرامی تاقیام قیامت نبی نوئے انسان کے لئے اسوہ اور خوبیہ عمل ہے۔ آپ کا گردوار اور گفتار بیش روحق کے ملاشیوں کے لئے ہدایت کار و شیخ چراغ رہے ہیں۔ جس نے بھی آپ ﷺ کی سیرت کی پیروی کی اور آپؐ کے اقوال پر عمل کیا اس نے دنیاوی کامیابی اور سعادت ابدی کو حاصل کر لیا۔

الله جل شانہ کی رحیم ذات نے آپ ﷺ کو صرف مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ عالمیں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اور آپؐ نے اپنی حیات طیبہ کے دوران جس طرح الہی پیغام اتواء عالم تک پہنچایا وہ تمیزی سے دین اسلام کی ترویج کا باعث بنا۔

موجودہ حالات میں جب دین اسلام اور مسلمان دنوں دشمن کے حملات کی زد پر ہیں اور اسلام کو ایک بیمار پرست (رحمت پسند) اور دہشت گرد دین قرار دیا جا رہا ہے تو ایسے حالات میں ذات گرامی رسول اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ کی ہی وجہی اسی دشمن کے ان جملوں کا صحیح جواب ہے۔ جس کی رو سے (خاص طور پر) آج کے دور:

الف: اسلامی اخوت اور بھائی چارے کو صحیح معنی میں فروع دیں اور بزوی

اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے مختلف کلیات پر اپنی صفوں کو منتظم کریں۔

ب: اسلام کی حقیقی تصویر بالخصوص رسول اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ کی روشنی میں
اسلام کا صحیح تعارف اقوام عالم اور دنیا کے ہر نمہ بہ تک پہنچائیں۔ منفی اور جذبائی
انداز فکر کی تبلیغ سے پر بہیز کیا جائے۔

ج: دنیا کے کسی حصے میں کسی بھی مسلمان قوم پر ہونے والے جعلی یا ظلم پر نہ صرف
سر اپا احتیاج نہیں بلکہ ہر ممکن مدد کے راستے تلاش کیے جائیں۔

یہ محض زندگی نامہ اور مجموعہ احادیث سیرت پاک اور آپؐ کے اقوال
زریں کے سحدر سے صرف ایک کوزہ ہے جو اس عنوان سے ہم نے اختیاب کیا ہے
کہ آپ دریا را اگر نہ ان کشید، بقدرِ تشنجی باید چشید
موجودہ حالات میں جبکہ انسانیت کو انتہائی دیدہ دلیری اور اٹھائی کے
ساتھ پامال کیا جا رہا ہے تو رحمۃ اللعائین کا پیغام انسانیت ہی انسان کو اس کا مقام
داپس دلا سکتا ہے۔

امید ہے کہ منشور انسانیت کو پھیلانے کے سلسلے میں مزید کوششیں کی
جائیں گی اور جلوہ نور کا یہ سلسلہ بھی آگے بڑھتا جائے گا۔

اس سلسلے میں آپؐ کی کوئی تجویز ہو یا ثابت تعاون کرنا چاہیں تو اس کا رخیر
میں ضرور شامل ہوں۔

والسلام

شعبہ تربیت، مرکز علم و عمل، کراچی

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

عالم تکوئن و تخلیق کا سب سے مبارک واقعہ، باعث تخلیق
کائنات، دعاۓ "لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ" "حضرت محمد
مصطفیٰ ﷺ کی ولادت با سعادت ہے۔ یوں تو حضور ﷺ کا نور
"اول مخلق اللہ نوری" کا مصداق ہے لیکن عالم اسباب میں
اس نور کا ظہور کے اربعین الاول عام افیل برمطابق ۱۲۹۵ھ کو
ہوا۔ دیگر روایتوں میں حضور ﷺ کی تاریخ ولادت ۱۲ ربیع الاول
بیان کی گئی ہے۔ آپ ﷺ کی جائے ولادت کم معمظہ ہے۔ سمجھیں
دین اور اتمام نعمت کا فریضہ عظیم انعام دینے کے بعد آپ ﷺ نے
صفر الہجری کو رحلت فرمائی۔ روضۃ الدس مدینہ منورہ میں ہے۔
حضور ﷺ کے والد کا اسم مبارک عبد اللہ بن عبد المطلب

ہے اور والدہ کا نام نای جناب آمنہ بنت وہب ہے۔ آپ کا اعلان
عرب کے مشہور و معزز قبیلہ قریش کی اس شاخ سے ہے جو بنو هاشم
کہلاتی ہے۔ بنو هاشم حضرت اسماعیل کے توسط سے آل ابراہیم سے
مربوط ہیں اور آل ابراہیم کو اللہ نے مصطفیٰ (منتخب) فرار دیا ہے۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات گرامی کائنات کی تخلیق کا
سبب بھی ہے اور غرض و غایت بھی۔ کنز مخفی کی معرفت، اللہ کی ربوبیت
کا اقرار اور اپنی عبادیت کا اظہار ہے۔ حضور ﷺ مخلوق اول ہونے
کے ساتھ ساتھ عبید اول بھی ہیں اور چونکہ اللہ نے آپ کو عالمین کے
لئے رحمت بنایا ہے اس لئے آپ ﷺ سارے موجودات و مخلوقات
کو ان کے مقصد تخلیق یعنی اللہ کی ربوبیت اور اپنی عبادیت کے اقرار
کی معرفت کا پیغام پہنچانے والے ہیں۔ یہی منصب رسالت ہے۔
حضور ﷺ جہاں عبادیت کا کامل ترین شکونہ ہیں وہاں رسالت کا
کمال بھی آپ ﷺ ہی کے لئے مخصوص ہے۔ یہی وجہ ہے کہ
مسلمان اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور
اس کے رسول ہیں۔

حضور ﷺ نے اس عالم آب و گل میں حیات دنیوی کے

سال گزارے۔ آپ ﷺ کے والد کا انتقال تو آپ ﷺ کی ولادت سے قبل ہی ہو گیا تھا۔ چھ سال کی عمر میں ماں کی شفقت سے بھی محروم ہو گئے۔ ابھی آٹھ سال کے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ کے دادا حضرت عبد المطلب نے بھی داعیِ اجل کو بلیک کہا۔ اس کے بعد آپ کی کفالت و حفاظت کی ذمہ داری حضرت ابو طالب کے پرورد ہوئی۔ ۲۵ سال کے سن میں آپ نے عرب کی مهزوز و تمول خاتون جناب خد سید الکبریٰ سے ان کی خواہش پر عقد فرمایا جو اپنی شرافت و نجابت کے لحاظ سے طاہرہ کے لقب سے مشہور تھیں۔

سرکار ختمی مرتبت ﷺ چالیس سال کی عمر میں مسیح یہ رسالت ہوئے۔ آپ ﷺ کا اعلان رسالت کفر و شرک کے لئے بہت بڑا چیلنج تھا۔ سرزین عرب اس وقت ضلالت و گمراہی کے اس دور سے گزر رہی تھی جسے تاریخ میں دو رہنمائیت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی دعوت حق کے نتیجے میں باطل کی تمام قوتیں آپ ﷺ کے خلاف بر سر پیکار ہو گیں۔ مکہ کے گلی کوچے، شعب الی طالب کا حصار اور طائف کے کوچہ و بازار ان مصیبتوں کے گواہیں جو دعوت حق کی راہ میں اللہ کے رسول نے برداشت کیں۔ بالآخر مکہ کی فضا اس

قد رجالف ہوئی کہ آپ ﷺ نے اللہ کے حکم سے مدینے کی طرف
ہجرت فرمائی۔ مسلمانوں کے کیلئے رکی بنیاد بھی ہجرت رسول ہے۔

مدینے میں حضور ﷺ کی زندگی کا وہ دور شروع ہوا جو اسلام
کے تملکن اور اقتدار کا دور تھا۔ مدینے میں ایک ایسے معاشرے کا قیام
عمل میں آیا جس کی بنیاد اسلام کی اصولوں پر رکھی گئی تھی۔ رفتہ رفتہ اس
معاشرے نے ایک با اقتدار مملکت کی شکل اختیار کر لی، مکہ کے مشرکین
اور دیگر اسلام دشمن قومیں آنحضرت ﷺ کی اس کامیابی سے اس قدر
ہر افراد ختنہ تھیں کہ حضور ﷺ کے خلاف مسلسل شکریتی کی جاتی رہی
لیکن اللہ کی رحمت نے باطل کے زور کو توڑ دیا۔ بالآخر کبھی فتح ہو گیا۔

یہودیوں کی طاقت بھی ثوٹ گئی اور عیسائیوں نے بھی دعوتِ مبارکہ کے
نتیجے میں حضور ﷺ کی صداقت کو تسلیم کر لیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ۲۳ سال
کے منظر عرصہ تبلیغ میں اسلامی انقلاب کا دائرة اثر ہر طرف پھیلتا گیا،
یہاں تک کہ جو حکم خدا تھا وہ اپنی آخری حد تک جاری ہو گیا تو اللہ کے
محبوب بندے اور رسول نے اپنے رفیق اعلیٰ کی طرف سفر اختیار فرمایا۔

حضور ﷺ رحمتہ للعالمین، خاتم النبیین اور سید المرسلین
ہیں۔ آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کا ہر لمحہ پیغامِ رحمت اور میزانِ ہدایت ہے۔

یہ کائنات آپؐ ہی کے وجود کی برکت سے خلق ہوئی اور آپؐ ہی کے فیض رحمت سے قائم و دائم ہے۔ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھجتے ہیں۔ پس اے صاحبان ایمان تم بھی نبی پر درود و سلام کے پھول نچاور کرو۔



علم کی فضیلت

علم معرفت پیدا کرتا ہے اور معرفت سے یقین حاصل ہوتا ہے اور یقین کے ساتھ کیا جانے والا عمل خدا کی قربت کا باعث ہوتا ہے لیکن معرفت کے بغیر کتنی ہی عبادت کی جائے قرب خداوندی حاصل نہیں ہوتی۔ یا ام برگرای اسلام

علم کی اہمیت اور عالم کی بھی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حدیث

فَالْرَّسُولُ اللَّهُ:

مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهَ بِهِ طَرِيقًا إِلَى
الجَنَّةِ ... وَفَضْلُ الْعَالَمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفْضُلُ الْقَمَرِ عَلَى
سَابِرِ النُّجُومِ.

جو شخص علم کی طب میں کسی راستے پر چلے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستے پر چلائے گا۔۔۔ اور عالم کو عابد پر وہی فضیلت حاصل ہے جو چودھویں کے چاند کو دوسرے تمام ستاروں پر حاصل ہے۔

(اصول کافی)

سنن کی اہمیت

یہ بات سب جانتے ہیں کہ عمل کا دارود مدار نیت پر ہے لیکن درج ذیل حدیث میں بتایا گیا ہے کہ نیت کا دارود مدار کس پر ہے؟ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

حدیث

۲. لَا يَقْبِلُ قَوْلُ الْأَيْمَنِ وَلَا يَقْبِلُ قَوْلُ وَلَا يَعْمَلُ الْأَيْمَنِ وَ
لَا يَقْبِلُ قَوْلُ وَلَا يَعْمَلُ وَلَا يَئْتِي إِلَّا بِاصَابَةِ السُّنَّةِ

کوئی قول بغیر عمل کے قابل قول نہیں ہے۔ کوئی قول اور کوئی عمل بغیر نیت کے قبول نہیں ہوگا اور کوئی قول عمل اور نیت قبل قول نہیں جب تک وہ مطابق سنن نہ ہو۔ (بخارا (نوادر))

اطلاق حسنہ کا اثر

و یے توهہ صفت ہی انسانی زندگی پر اثر المماز ہوتا ہے لیکن بعض صفات ایسی ہیں کہ جن کی وجہ سے نہ صرف انسانی زندگی میں لکھا ر آ جاتا ہے بلکہ دن و ر قیامت بھی جہنم کی آگ ان پر ہرام ہو جاتی ہے۔ اس بارے میں آپ ﷺ فرماتے ہیں:

حدیث

۳. أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِمَنْ تَخْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ غَدَاء؟ قَبِيلٌ: بَلِي
بَارِسُونَ اللَّهُ، فَقَالَ: الَّهِيَّنَ الْقَرِيبُ الَّتِيْنَ أَتَهْلَلُ.

کیا میں تمہیں اس کے بارے میں بتاؤں جس پر کل روز قیامت جہنم کو
حرام کر دیا جائے گا؟ عرض کیا: ضرور بتائیے۔ فرمایا: بدیار، میں جوں
رکھنے والا، نرم خوار بخوبی نہ کرنے والا۔ (ثواب الاعمال)

روزہ اور غیبت

روزہ کی اہمیت انہیں انقسم ہے۔ روزہ دار کی سانس اور نیند کو بھی
عبادت شمار کیا گیا ہے۔ لیکن جب کوئی روزہ دار مسلمان کی عزت پر زبان درازی
کرتا ہے تو اس کے روزہ کی اہمیت کم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا:

حدیث

۶. الصائمُ فِي عِبَادَةٍ وَ إِنْ كَانَ فِي فِرَاقِهِ عَالَمٌ يَعْصِيُ.

روزہ دار اپنے بستر پر آرام کر رہا ہوتا ہو تو بھی وہ عبادت میں شمار ہوتا ہے
جب تک کہ کسی کی غیبت نہ کرے۔ (تہذیب الاحکام)

صابر کون؟

اصولی طور پر اخلاقی صفات کو پہچانا مشکل کام ہے کیونکہ اس کی علامتیں
 واضح نہیں ہوتیں۔ صراحت کیا، اخلاقی صفت ہے۔ اس کی علامتیں کیا ہیں؟

حدیث

۵. عَلَّامَةُ الصَّابِرِ فِي ثَلَاثَةِ:

أَوْلَاهَا أَنْ لَا يَكُنْ.

وَالثَّانِيَةُ أَنْ لَا يَضْجَرَ
 وَالثَّالِتُ أَنْ لَا يَشْكُو مِنْ رَبِّهِ غَرَّ وَحَلَّ
 لَا إِنْهُ إِذَا كَبَلَ فَقَدْ ضَيَعَ الْحَقَّ وَإِذَا ضَرَبَ لَمْ يُؤْدِ الشَّكَرَ
 وَإِذَا شَكَى مِنْ رَبِّهِ غَرَّ وَحَلَّ فَقَدْ عَصَاهُ
 صَاحِبُكِ تِبْيَانِ عَلَاتِكِ إِنْ: پہلی یہ کہ وہ سنتی نہیں کرتا۔ دوسرا یہ کہ وہ
 آزردہ خاطر نہیں ہوتا اور تیسرا یہ کہ وہ اللہ عز و جل سے شکوہ نہیں کرتا۔
 کیونکہ سنتی کرنے والے نے حق کو ضائع کیا۔ آزردہ خاطر ہوتے
 والے نے شکر ادا نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ سے شکوہ کرنے والے نے
 نافرمانی کی۔ (بخار الانوار)

دُنْيَا يَا آخِرَتْ؟

انسان دنیا سے اس لئے محبت کرتا ہے کہ اسے معاد اور اخروی زندگی پر
 یقین کامل حاصل نہیں ہوتا۔ اگرچہ اس کا عقیدہ ہے کہن ایمان نہیں کہ ایک دن
 حساب کتاب ہوگا اور دنیاوی اعمال کی بنیاد پر ایک اخروی زندگی اس کا انتظار
 کر رہی ہے۔ جس انسان کو اس کا یقین ہو جائے وہ عارضی زندگی کی پرواہ کئے بغیر
 اس زندگی جا وید کی فکر کرے گا۔ چنانچہ فرمایا:

حدیث

۲. لَوْ كُنْتُمْ تُوقِنُونَ بِخِيرِ الْآجِرَةِ وَ شَرِّهَا كَمَا تُوقِنُونَ
 بِالذِّي لَا تَرْتَمِنْ طَلَبَ الْآجِرَةِ

اگر تم آخرت کے خیر و شر کا اسی طرح یقین رکھتے جس طرح دنیا کا یقین
رکھتے ہو تو آخرت کی طلب کو ترجیح دیتے۔ (مجموعہ وزام)

ان سوالوں کا کیا جواب ہے؟

زندگی عمل کا مقام ہے اور آخرت حساب کتاب کی جگہ۔ زندگی کے ایک
ایک لمحے کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ ان ہی سوالوں میں سے چار اham
سوالوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ہمارے پیارے نبی ﷺ فرماتے ہیں:

حدیث

۷. لَا تَرْوُلْ قَدْمًا الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعَ
غَنْ عُمُرٍ فِيمَا أَفْنَاهُ، وَ عَنْ شَهَابَةٍ فِيمَا أَبْلَاهُ، وَ عَنْ عِلْمٍ
كَيْفَ عَمِلَ بِهِ وَ عَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْمَنِ الْكُنْسَةِ وَ فِيمَا أَفْقَهَ وَ عَنْ
جِنَانِ الْأَيْثِ.

کسی بندے کے قدم قیامت کے دن غائب نہیں رہ سکتے جب تک وہ چار
سوالوں کے جواب بندے کے:

- ۱۔ اس کی ہر کے بارے میں کہاں کیا کیا؟
- ۲۔ اس کی جوانی کے بارے میں کہاں فرمودہ کیا؟
- ۳۔ اس کے علم کے بارے میں کہاں پر کس طرح عمل کیا؟
- ۴۔ اس کے مال کے بارے میں کہاں سے حاصل کیا اور کہاں خرچ کیا؟ اور
ہمہ حدیث سے محبت کے بارے میں بھی پوچھا جائے گا۔ (خصال صدق)

دائیں غفلت

غفلت بہت بڑا عذاب ہے جس کے نتیجے میں اچھائی اور برائی میں تغیر نہیں رہتی اور انسان برائی کے دلدار میں پختہ چلا جاتا ہے۔

غفلت کبھی عارضی ہوتی ہے کہ انسان کو جلد ہی اپنی قلبی کا اندازہ ہو جاتا ہے لیکن کبھی بھار غفلت داعی ہوتی ہے کیونکہ انسان خواہشات نشانی اور شہروں کی جو لافی میں کچھ اس طرح گرفتار ہو جاتا ہے جو اسے بیدار نہیں ہونے دیتیں اور جب موت آتی ہے تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے کیا کیا۔ لیکن اس وقت یہ بیداری اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچاتی۔

حدیث

۸. الْأَنْسُ بِيَمَّ إِذَا هَاتُوا إِنْتَهُوا.

وگ سور ہے جیس جب موت آئے گی تو بیدار ہوں گے۔ (الحادیف الخبر)

بعض اعمال کے اثرات

انسان کے اکثر نیک اعمال ایسے ہوتے ہیں کہ جب تک انہیں وہ اپنی زندگی میں انجام دیتا رہے گا ان کا ثواب اسے ملے گا لیکن بعض اعمال ایسے بھی ہیں کہ ان کا ثواب موت کے بعد بھی اسے ملتا رہے گا۔ ان میں سے اکثر اعمال ایسے ہیں جن کا قائدہ عوام انساس کو پہنچتا ہے۔ اس بارے میں ناتم انہیں ملکہ قیامت فرماتے ہیں:

حدیث

۹. سَيْعَةُ أَنْسَابٍ يُنْكَبُ لِلْعَيْدِ لَوْ ابْهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ
 رَجُلٌ غَرَسَ نَخْلًا أَوْ حَفَرَ بَشَرًا أَوْ أَجْرَى نَهْرًا أَوْ بَنَى
 مَسْجِدًا أَوْ كَتَبَ مُضْخَفًا أَوْ وَرَثَ عَلَمًا أَوْ خَلَفَ وَلَدًا
 صَالِحًا يَسْعَفُ لَهُ بَعْدَ وَفَاتِهِ.

سات چزوں کا ثواب انسان کی وفات کے بعد بھی اس کو ملتا رہتا ہے:
 جو شخص سمجھور کا (یا کوئی بھی پھل دار) درخت کاشت کرے یا کوئی
 کھدا یا نہر جاری کروائے یا مسجد بنوائے یا قرآن لکھے یا علم کی
 دراثت چھوڑے یا ایسی صالح اولاد چھوڑ کر جائے جو اس کے مرنے
 کے بعد اس کے لئے استغفار کرے۔ (مجموعہ وراثم)

خواہشات کی زیادتی

خواہشات کا زیادہ ہونا جہاں دنیا میں تباہی کا باعث ہے وہاں
 آخرت میں بھی خدا کے غضب کا سبب ہے کیونکہ اکثر برائیاں بے جا توقعات اور
 خواہشات ہی سے پیدا ہوتی ہیں۔ خاص طور پر اگر یہوی شوہر کے ساتھ رہو یا اچھانہ
 درکھے اور اس کے ساتھ ایسی توقعات و ایسے کرے اور ایسی خواہشات کو پورا کرنے
 پر اصرار کرے کہ جس کا بجا لانا اس کے بس میں نہ ہو تو یہ زندگی شوہر اور یہوی دنیوں
 کے لئے جہنم بن جاتی ہے اور اس جہنم سے نکلنے کے لئے اکثر اوقات شوہر غیر قانونی
 یا غیر شرعی کام کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اس طرح سے پورے خاندان کی دنیا و

آخرت بناہ ہو جائی ہے۔ ایسی غیر ذمہ دار یہوی کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے:

حدیث

۱۰۔ أَيُّقَا امْرَأَةٍ لَمْ تَرْفَعْ بِزُورٍ جَهَنَّمَ وَ حَمَلَتْهُ عَلَىٰ مَا لَا يَقْدِيرُ
عَلَيْهِ وَ مَا لَا يُطْبِقُ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهَا حَسَنَةٌ وَ تَلَقَى اللَّهُ وَ هُوَ
عَلَيْهَا غَصَبًا.

جو نورت اپنے شوہر کے ساتھ اچھے تعلقات نہ رکھے اور اسے ایسے کام پر مجبور کرے جس کی طاقت اور قدرت اس میں نہ ہو تو اس کی کوئی شکل قبول نہیں ہوتی اور وہ خدا سے اس حال میں ملاقات کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر غلبناک ہوتا ہے۔ (امانی شیخ صدق)

دوست کا کردار

دوست کا کردار انسان کے انکار و گردار پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتا ہے۔ کیونکہ محبت اس بات کا لفڑا کرتی ہے کہ دوست کی بات پر عمل کیا جائے۔ دوست کی دوستی جہاں دنیا میں اثر انداز ہے وہاں آخرت میں بھی اس کی آہمیتی کا باعث ہے۔ لہذا دوست کا انتقام غور و فکر کے بعد ہونا چاہئے۔

حدیث

۱۱۔ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَ.

(قیامت کے دن) آدمی اس کے ساتھ ہو گا جس سے محبت کرتا ہو گا۔
(سلیمان انجام)

اچھی عادات کا اثر

اچھے کاموں کی عادت ڈال لئی چاہئے، جو آگے پہل کر فطرت خانیں بن جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ لکھتا ہے کہ انسان اگر کبھی کسی مشکل کی وجہ سے وہ کام ن کر سکے تو بھی فضل الہی شامل حال ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ انسان پر بہت ہمربان ہے۔ سبی وجہ ہے کہ جب کوئی مسلمان بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کو گناہوں سے پاک کر دیتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

حدیث

۱۲. إِذَا مَرِضَ الْمُسْلِمُ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ كَأْخِسِنِ مَا كَانَ
يَعْمَلُ فِي صِحَّبِهِ وَ تَسَاقَطَتْ ذُنُوبُهُ كَمَا يَسَاقُطُ وَرْقُ
الشَّجَرِ.

جب کوئی مسلمان بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے وہی نیک عمل لکھتا ہے جو وہ اپنی صحت کے عالم میں کرتا تھا اور اس کے گناہ اس طرح جھزتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھزتے ہیں۔ (مکارم اخلاق)

امت مسلمه

جس طرح ہر شہت کا کچھ نہ کچھ حق بتا ہے وہاں اسلامی برادری ہوتے کہنا طبیعی مسلمانوں پر بہت سے حقوق عائد ہوتے ہیں۔ خاص طور پر اس وقت جب کچھ مسلمان سائل کاشکار ہوں یا کسی ظالم کے پنجے میں پس رہے

ہوں۔ اس وقت ضروری ہے کہ ان مظلوم مسلمانوں کی مدد کے لئے ہر جگہ راستے
تلائش کئے جائیں۔

موجودہ حالات میں اس حق کی ادائیگی کی ضرورت کا احساس اور زیادہ
ہو جاتا ہے جب مختلف جیلیے بھانوں سے مسلمان ممالک پر یکے بعد دیگرے جعلیے
ہو رہے ہیں اور ایک کے بعد دوسرا مسلمان خواستہ جنگ کی زد میں ہے۔ ایسے
حالات میں خاصوں رہنے والے کے پارے میں پہاڑ اسلام ﷺ کیا فرماتے
ہیں؟ علاحدہ کچھ:

حدیث

۱۳۔ حَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنَادِي بِاللَّهِ مُسْلِمٌ فَلَمْ يُجْهِ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ

جو انسان کسی کو سئے کہ وہ مسلمانوں کو مدد کے لئے پکار رہا ہے اور وہ اس
کی مدد نہ کرے تو وہ مسلمان نہیں ہے۔ (اصول کافی)

تین طبقے ... تین رابطے

اگر علمی اور روحانی معاملات میں اپنے آپ سے بہتر اور دیاودی اور
مادی معاملات میں خود سے کمتر لوگوں کے ساتھ ہیجھے تو اس کے اثرات زندگی پر
ایجھے پڑتے ہیں۔ علم، کاظم اور روحانی عادات اس کے کروار کو بناتی ہیں جبکہ فقراء
کی فربت کو دیکھ کر اسے اللہ کی فتحتیں یاد آتی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اس پر کی ہیں۔
چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

حدیث

١٤. سَأَلُوا الْعُلَمَاءَ وَخَاطَبُوا الْحُكَمَاءَ فَجَاءُوكُمْ
الْفُقَرَاءُ

صاحبان علم سے سوال کرو اور دانشوروں سے گفتگو کرو اور غریبوں کے
سامنے آتھوئیں ہو۔ (تحف العقول)

ہمسائی کے حقوق

پڑاویوں کے حقوق میں سے ایک حق یہ ہے کہ ان کے حالات سے باخبر
رہا جائے لیکن اگر کسی بھی وجہ سے ان کے حالات کا علم نہ رکھے یا علم ہو اور
استطاعت کے باوجود ان کی ضرورت پوری نہ کرے تو یہ خدا کے غصب اور
ناراضی کا باعث ہے۔ یہ شخص انفرادی نہیں بلکہ اجتماعی ذمہ داری بھی ہے۔ یعنی
جس گلی، محلے یا شہر اور ملک میں چند لوگ بھوکے سوتے ہوں، وہاں رحمتِ الہی کی
واقعیت ہے۔ رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ ﷺ اس بارے میں فرماتے ہیں:

حدیث

١٥. مَا أَمْنَى بَنِي مَنْ بَاتَ شَبَّهَانَ وَجَارُهُ جَانِعٌ، وَمَا مَنَّ
أَفْلَ قَرِيبَةَ نَبِيِّكُمْ وَفِيهِمْ جَانِعٌ لَا يُسْتَأْذِنُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ يُؤْمِنُ
القيادة

و یہ شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جو خود تو سیر ہو کر سوئے اور اس کا پڑاوی بھوکا ہو۔ جس
آبادی کے لوگ سو جائیں اور ان میں کوئی بھوکا ہو تو اللہ تعالیٰ

قیامت کے دن ان کو دیکھے گا بھی نہیں۔

کثرات سے سعدیہ کرو!

سجدہ عبادت کی معراج ہے۔ حالت سجدہ میں انسان جہاں اپنی پستی، عاجزی اور کمزوری کا احساس کرتا ہے وہاں خدا کی عظمت، قدرت اور قوت کو بھی تسلیم کرتا ہے۔ سجدہ خدا کی قربت کا بہترین ذریعہ ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ انسان کے گناہ ختم ہوتے ہیں اور اطاعت میں اضافہ ہوتا ہے۔ زیادہ سجدہ کرنے کی تاکید کرتے ہوئے عبد حقیقی محمد مصطفیٰ مصلح الدین فرماتے ہیں:

حدیث

۱۶. أَكْبِرُ السُّجُودُ فَإِنَّهُ يَخْطُلُ الْذُنُوبَ كَمَا تَخْطُلُ الرَّيْبَ
وَرُزْقُ الشَّجْرِ.

سجدہ سے زیادہ کرو۔ کیونکہ سجدہ گناہوں کو اس طرح جھاڑتا ہے جیسے ہوا درخت کے پتوں کو جھاڑتی ہے۔ (امال صدوق)

توکل کا نتیجہ

ایمان کی طالبوں میں سے ایک علامت خدا پر توکل اور اعتماد ہے۔ توکل یعنی اس بات کا یقین کر لینا کہ نقش اور نقصان صرف اور صرف خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اس پیارے صرف خدا سے امید رکھنا اور لوگوں سے اپنی تمام ترقیات ختم کر لینا۔ اگر انسان خدا پر صحیح معنی میں توکل کرے تو خدا بھی اس کی ختنیوں کو آسان

اور اس کے لئے اسہاب کو فراہم کر دیتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

حدیث

۱۷. لَوْ أَنْكُمْ تَتَوَكَّلُونَ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوْكِيدِكُمْ كَمَا
يَرْزُقُ الطَّيِّبَ تَغْدُو حِمَاصًا وَ تَرْوِحُ بَطَانًا۔
اگر تم خدا پر توکل کرنے کا حق ادا کر دو تو وہ تمہیں ان پرندوں کی طرح
رزق دے گا جو صحیح اپنے گھوسلوں سے بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو شکر بر
ہو کر پینتے ہیں۔ (مجموعہ رام)

ایمان کیا ہے؟

اسلام اور ایمان میں بہت فرق ہے۔ زبانی اقرار سے انسان مسلمان تو کہلا
سکتا ہے لیکن مومن بننے کے لئے دل سے معرفت حاصل کرنا اور اپنے اعتناء و
جوارح سے عمل بھی کرنا ہوتا ہے۔ یعنی حقیقی مومن وہی ہے جو اپنے عقائد کے
مطابق اعمال انجام دیتا ہے۔ اسی لئے فرمایا:

حدیث

۱۸. الْإِيمَانُ إِفْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَ عَمَلٌ
بِالْأَرْكَانِ۔

ایمان زبان سے اقرار کرنے، دل سے معرفت حاصل کرنے اور اعتناء
سے عمل کرنے کا نام ہے۔ (عیون اخبار الرضا)

مؤمن کی پہچان

مؤمن گناہوں سے پرہیز کرنے کی پوری کوشش کرتا ہے لیکن کبھی کوئی غلطی سرزدہ بھی جائے تو اس پر سخت نادم ہوتا ہے اور اپنی اصلاح کی کوشش کرتا ہے۔ یعنی مؤمن کا ضمیر زندہ ہوتا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں:

حدیث

۱۹. مَنْ سَأَنْتَهُ سَيِّدُهُ وَ سَرُّهُ حَسَنَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ.
جس شخص کو اس کی بدی شکنیں کر دے اور اس کا نیک عمل اس کو خوش کر دے وہ مؤمن ہے۔ (امانی صدقہ)

کمال ایمان

ایمان کے کامل ہونے کی ایک اہم علامت یہ ہے کہ ملک اندر ہوں۔
چنانچہ آپ ﷺ فرماتے ہیں:

حدیث

۲۰. ثَلَاثٌ يَحْصَالُ مِنْ كُنْ فِيهِ اسْتِكْمَلٌ يَحْصَالُ الْإِيمَانُ:
إِذَا رَضِيَ لَمْ يُدْعَلْهُ رِضَاهُ فِي بَاطِلٍ وَ إِذَا غَضِبَ لَمْ يُخْرُجْهُ
الغَضْبُ مِنَ الْحَقِّ وَ إِذَا قَدِيرَ لَمْ يَتَعَاطُ مَا لَيْسَ لَهُ.
جس کسی میں تین حوصلتیں پائی جائیں تو گویا اس میں ایمان کے حصال کامل ہیں:

جب خوش ہو تو اس کی خوشی اسے کسی باطل کام میں نہ ذال دے۔ جب
وہ ناراض ہو تو اس کا غصہ اسے حق سے مخفف نہ کر دے۔ جب وہ
قدرت حاصل کرے تو ایسا کام نہ کرے جس کا اسے حق نہ ہو۔
(اصول کافی)

توبہ کیا ہے

- قرآن مجید کی رو سے توبہ قبول ہونے کی دو شرائط ہیں۔
- ۱۔ گناہ کا سبب کفر اور طغیان نہ ہو لیکن جہالت اور نادانی کی بخیاد پر سرزد ہوا ہو۔
 - ۲۔ گناہ کے ارتکاب کے بعد فوراً اپنے کے پر نادام ہو جائے۔ اس نے توبہ کی تعریف کرتے ہوئے آپ ﷺ فرماتے ہیں:

حدیث

۲۱. اللَّذُمْ تَوْبَةً

پشیمانی توبہ ہے۔ (بخاری الانوار)

دعایقین کے ساتھ

دعا دراصل اپنی عاجزی اور محدودگی قدرت کے اقرار کا نام ہے۔
لیکن اکثر لوگ صرف عادت کی بخیاد پر دعا کرتے ہیں اور انہیں اس کے قبول ہونے کا
یقین نہیں ہوتا۔ شاید اسی نے ان کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ نبی اکرم ﷺ اس بارے

میں فرماتے ہیں:

۲۲. اذْعُوا اللَّهَ وَإِنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجْاْيَةِ، وَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِلُ دُعَاءَ مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ.

خدا کی جانب سے قبول ہونے کا یقین رکھتے ہوئے دعا مانگو اور یہ بھی جان لو کہ خداوند عالم غافل دل کی کوئی دعا قبول نہیں کرتا۔

(بخاری اتوار)

دعا کیوں قبول نہیں ہوتی؟

اکثر دعا کرنے والے یہ سوال کرتے ہیں کہ ہماری ساری دعا کیوں کیوں قبول نہیں ہوتی؟ اس سوال کا تفصیلی جواب دیتے ہوئے پیارے تمی ملکیت اللہ فرماتے ہیں:

حدیث

۲۳. سُبْلَ النَّبِيِّ: مَا لَنَا نَدْعُوُ اللَّهَ فَلَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَنَا وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَذْعُونَنِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ؟ قَالَ إِنَّ قُلُوبَكُمْ مَاتَتْ بِعَشْرَةِ أَشْيَاءِ: أُولَئِكَمْ عَرَفْتُمُ اللَّهَ فَلَمْ تُؤْذُوا طَاعَتْهُ، وَالثَّانِي أَنَّكُمْ قَرَأْتُمُ الْقُرْآنَ فَلَمْ تَعْتَلُوا يَهُ، وَالثَّالِثُ أَذْعَيْتُمْ مَحْجَةً لِرَسُولِهِ وَأَبْغَضْتُمْ أُولَادَهُ، وَالرَّابِعُ أَذْعَيْتُمْ عَدَاوَةَ الشَّيْطَانَ وَأَفْقَنْتُمُهُ، وَالخَامِسُ أَذْعَيْتُمْ مَحْجَةَ الْجَنَّةِ فَلَمْ تَعْلَمُوا لَهَا، وَالسَّادِسُ أَذْعَيْتُمْ مَحَافَةَ النَّارِ وَ

رَمِيتُمْ أَيْدِيَكُمْ فِيهَا، وَالسَّابِعَةُ اشْتَغَلْتُمْ بِغَيْرِهِمْ النَّاسِ عَنْ
 غَيْرِهِمْ الْفَسَكُمْ، وَالثَّامِنَةُ أَذْعَيْتُمْ بِغَصَّ الْدُّنْيَا وَ
 جَمِيعَتُمُوهَا، وَالنَّاسِعَةُ أَفْرَرْتُمْ بِالْمَوْتِ فَلَا تَسْتَعْدُوا اللَّهَ، وَ
 الْعَاشرَةُ دَفَّتُمْ مَوْتَأَكُمْ قَلْمَنْ تَعْتَرِرُوا بِهِمْ فَلِهَا لَا يُسْتَحْابُ
 دُعَاءُكُمْ

حضور ﷺ سے سوال کیا گیا کہ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کیں ملتے ہیں
 اور وہ انہیں قبول نہیں کرتا جبکہ ارشاد فرمایا ہے کہ تم مجھ سے دعا مانگو میں
 تمہارے لئے قبول کروں گا۔ فرمایا: تمہارے دل وہ چیزوں کی وجہ
 سے مردہ ہو چکے ہیں:

- ۱۔ تم اللہ کی معرفت تو رکھتے ہو مگر اس کی اطاعت نہیں کرتے۔
- ۲۔ تم قرآن کی تلاوت تو کرتے ہو مگر اس پر عمل نہیں کرتے۔
- ۳۔ تم رسول سے محبت کا دعویٰ تو کرتے ہو مگر اس کی آل سے دشمنی
 رکھتے ہو۔
- ۴۔ تم شیطان سے دشمنی کا دعویٰ تو کرتے ہو مگر اس کی موافقت کرتے
 ہو۔
- ۵۔ تم جنت کو پسند تو کرتے ہو لیکن اس کے لئے عمل بجائیں لاتے۔
- ۶۔ تم جہنم سے ذرنے کا دعویٰ تو کرتے ہو مگر اپنے جسموں کو اس میں
 پھینک دیتے ہو۔
- ۷۔ تم اپنے عیوب کو بھول کر دوسروں کے عیوب ذہونڈنے میں مشغول

روتے ہو۔

۸۔ تم دنیا کو ناپسند کرنے کا دعویٰ تو کرتے ہو مگر اس کے لئے مال جمع کرتے ہو۔

۹۔ تم موت کا اقرار تو کرتے ہو مگر اس کی تیاری نہیں کرتے۔

۱۰۔ تم اپنے مردوں کو دفن تو کرتے ہو مگر ان سے عبرت حاصل نہیں کرتے۔ اسی بنا پر تمہاری دعائیں قبول نہیں کی جاتیں۔

(اثنی عشریہ)

۱۹۵

روزہ انسانی تربیت کا بہترین ذریعہ ہے۔ خود انسان روزہ رکھتا ہے تو اپنی خواہشات پر اپنے پروردگار کے علم کو زریح دے کر اس بات کا امکھار کرتا ہے وہ میری بہتری کو مجھ سے بہتر سمجھتا ہے۔ لہذا اس کے احکامات میری خواہشات پر مقدم ہیں۔ اسی ترمیتی امیت کے پیش نظر روزے کو صرف کافی نہیں سمجھے دیجیں ہونا چاہیے بلکہ اس کا دائرہ کار خدا کے ہر علم کی حیل اور اس کی تربیت کے ہر وسیلہ کو اختیار کرنے تک پھیلا ہو اونا چاہیے۔ اسی لئے فرمایا:

حدیث

۲۳. إِذَا هُنَّتِ فَلْيَضْمُمْ سَمْعَكَ وَبَصَرَكَ وَلَا يَكُونُنَّ
يَوْمَ صُومُكَ كَيْوَمْ فَطْرَكَ.

جب تم روزہ رکھو تو تمہارے کان اور آنکھ بھی روزہ رکھیں۔ تمہارے

روزے کا دن افظار والے (عام) دن جیسا نہیں ہونا چاہئے۔

(جامع الاخبار)

پو شیدہ صدقہ

ہر عبادت میں خلوص شرط ہے۔ جب انسان صرف اور صرف اپنے پروردگار کی رضا کی خاطر کوئی فعل انجام دیتا ہے تو خدا بھی اس کے عمل کو قبول کر کے اپنا عذاب اس سے دور کر دیتا ہے۔ صدقے کے بارے میں ارشاد رسول ﷺ ہوتا ہے:

حدیث

۲۵. صدقةُ الْبَرِّ تُطْفَلُ غَصْبَ الرَّبِّ.

پوشیدہ طور پر دیا جاتے والا صدقہ پروردگار کے غصب کی آگ کو بجا دیتا ہے۔ (وابی۔ باب فضل الصدق السر)

زبان کو قید میں اکھیل

زبان جہاں دنیا میں انسانی شخصیت کی آئینہ دار ہے وہاں آخرت کی جزا یا سزا میں بھی گلیدی حیثیت رکھتی ہے کیوں کہ بہت سے اعمال کا دار و مدار اسی زبان پر ہے۔ اس لئے رسول ﷺ اسلام ﷺ زبان کو قابو میں رکھنے کے بارے میں فرماتے ہیں:

حدیث

۲۶. مَنْ أَرَادَ السَّلَامَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ فَقِدْ لِسَانَهُ

بِلِحَامِ الشَّرْعِ فَلَا يُظْلِقُ إِلَّا فِيمَا يَنْفَعُ فِي الدُّنْيَا وَ
الآخِرَةِ.

جو شخص دنیا و آخرت کی سلامتی چاہتا ہو اسے چاہئے کہ اپنی زبان کو
شریعت کی لگام پہننا کر قابو میں رکھئے اور اسے بالکل آزاد نہ چھوڑے مگر
یہ کوئی دنیاوی یا آخری دنیاوی فائدہ ہو۔ (ارشاد اللذوب)

حکمت کا حصول

گناہ انسان کے جسم اور روح کے لئے انتصان دہ ہے۔ گناہ کی سیاہی اس
کے اندر موجود خرز انوں کو پروان چڑھنے نہیں دیتی اور اسے مقصود سے دور کر دیتی
ہے جب کہ گناہوں کے خلاف جہا واس لئے ہمارے نبی ﷺ فرماتے ہیں:

حدیث

۲۷۔ جَاهَدُوا النَّفَسَ كُمْ عَلَى شَهْرَ الْكُمْ تَحْلُ فُلُوْبَكُمُ الْجَحَمَةُ۔
اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرو تاکہ تمہارے دل حکمت سے لمبڑی
ہو جائیں۔ (اثنی عشریہ)

تبین بہترین عمل

دنیا عمل کی جگہ ہے۔ ایک نیک انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ زیادہ سے
زیادہ اعمال صالح انجام دے۔ وہ ہر وقت اس کھوج میں لگا رہتا ہے کہ بہتر سے
بہتر عمل کو نہیں ہے۔ تین بہترین عمل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حدیث

٢٨. تَلَاثٌ هُنَّ مِنْ أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ: مُجَاهِدَةُ النَّفْسِ وَ
مُغَايِلَةُ الْهَوْى وَالْإِغْرَاضُ عَنِ الدُّنْيَا.

تین چیزیں بہترین اعمال میں سے ہیں: نفس کے خلاف جہاد کرنا،
خواہشات پر قابو پانا اور دنیا سے بے اعتنائی برنا۔ (ائنسی عشریہ)

بہترین اعمال

جیکہ بہترین اعمال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حدیث

٢٩. إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِأَخْبَرِ الْكَبَارِ: إِلَّا شَرَكُ بِاللَّهِ وَعَفْوُنِي
الْوَالَّدِينَ وَقَوْلُ الرُّؤْدِ أَيِ الْكَذَبُ.

کیا میں تمیں سب سے بڑے گناہوں کے بارے میں بتاؤں؟ شرک
بالله، والدین سے عاق: ونا اور جھوٹ بولنا۔ (جامع السادات)

یتیم کی عزت

یتیم نوازی کی قرآن و حدیث میں بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے اور اسے
صاحبان استطاعت کا ایک اہم و نظیف قرار دیا گیا ہے۔ یتیم جب روتا ہے تو عرشِ راز
المحتا ہے اور یتیم کی آہ سب کو متاثر کرتی ہے۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ ملائکہ یتیم یتیم
پروری کی تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حدیث

۳۰. حَبَرٌ يُؤْتِكُمْ بَيْثُ فِيهِ بَيْتُمْ مُّكْرُمٌ.

تجھارے گھروں میں سے بہترین گھروہ ہے جس میں ایک بیت ہے باعزت
طور پر پروردش پار ہا ہو۔ (اثنی عشریہ)

دل کی موت

انسانی زندگی میں کھانے پینے کا کردار صرف اتنا ہے کہ وہ جسمانی قوت
حاصل کر کے زندگی کے امور کو انجام دے سکے لیکن اگر زندگی کا مقصد صرف کھانا
پینا ہالیو جائے تو نہ صرف انسانی شخصیت گر جاتی ہے بلکہ اس کے جسم کو بھی موت
کرنی ہے اور زیادہ کھانا پینا یہاں بیویوں اور موت کا باعث بھی بن سکتا ہے۔
خوبصورت تشبیہ کے ساتھ ہمارے تجی میں ایک ایسا بارے میں فرماتے ہیں:

حدیث

۳۱. لَا تُمْسِرُوا الْقُلُبَ بِكُثْرَةِ الطَّعَامِ وَ الشَّرَابِ، فَإِنَّ
الْفُلُوزَ تَالُرُّعَ إِذَا كَثُرَ الْمَاءُ أَفْسَدَ الزَّرَعَ.

زیادہ کھانی کر دل کو مردہ مت کر دے۔ لیکن دل بھی کی مانند ہوتے ہیں
جیسے اگر زیادہ پانی دیا جائے وہ فصل کو تباہ کر دیتا ہے۔ (جامع الاخبار)

کھانے سے پھلے نمک

کسی چیز کے بارے میں اس کے خالق سے بہتر کون جان سکتا ہے۔ لہذا

اس کے لئے کون سی چیز فائدہ مند ہے اور کون سی چیز نقصان وہ وہی بیان کر سکتا ہے
۔ وہنہ اسلام کی خوبی یہ ہے کہ قرآنی آیات اور احادیث میں ہرے ہرے
احکامات سے لے کر چھوٹی چھوٹی الگ چیزیں جو انسان کے لئے فائدہ مند ہیں
بیان کی گئی ہیں۔ گھانے سے پہلے نمک چکھنے کا فائدہ بیان کرتے ہوئے ارشاد ہوتا

ہے:

حدیث

۳۲. افْتَحْ بِالْمِلْحِ وَ اخْتِمْ بِالْمِلْحِ. فَإِنْ فِيهِ شَفَاءٌ مِّنْ إِثْيَنْ
وَ سَبْعِينَ ذَاءً.

گھانے کی ابتدا نمک سے کرو اور ختم بھی نمک پر کرو۔ کیونکہ ایسا کہنا
بہتر بیماریوں کے لئے شفایہ ہے۔ (بخار الانوار)

قرآن سے روگددانی

آج کا انسان بد عقتوں اور قتوں کا شکار ہے جن کی وجہ سے مسائل اور
پریشانیوں میں گرفتار ہو رہا ہے۔ مختلف قسم کی انفرادی اور اجتماعی، اخلاقی اور نفسیاتی
بیماریاں عام ہو رہی ہیں جس کی بنیادی وجہ آخری آسمانی کتاب قرآن سے
روگردانی ہے۔ قرآن حکیم کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حدیث

۳۳. الْقُرْآنُ هُدٰىٰ مِنَ الضَّلَالِ وَبَيْانٌ مِنَ الْغَمْسِ وَ اسْتِقْلَالٌ
مِنَ الْعَذَّرٍ وَ نُورٌ مِنَ الظُّلْمَةِ وَ حِسَابٌ مِنَ الْأَخْدَاثِ وَ عَصْمَةٌ

مِنَ الْهَلْكَةِ وَرُشْدٌ مِنَ الْعَوَايَةِ وَبَيَانٌ مِنَ الْفَتْنَ وَبَلَاغٌ مِنَ
الذِّي إِلَى الْآخِرَةِ وَفِيهِ كَمَالٌ دِينُكُمْ وَمَا عَذَلَ أَحَدٌ عَنِ
الْقُرْآنِ إِلَّا إِلَى النَّارِ.

قرآن گرامی سے ہدایت، نایابی سے روشنائی، گناہوں سے جہنم پوشی
کا سبب، تاریخی سے نور، بدعتوں کو ردعن کرنے والا، ہلاکت سے محفوظ
رکھنے والا اور گرامی میں راستہ دکھانے والا ہے۔ فتنوں کو بیان کرنے
والا اور دنیا سے آخرت کی سعادت تک پہنچانے والا ہے۔ تمہارے
وین کا کمال اسی میں ہے۔ کوئی شخص بھی قرآن سے روگروان نہیں ہوا
سمجھیے کہ وہ جہنم میں گیا۔ (اصول کافی)

گُریہ و مناجات

مناجات اور راز و نیاز انسان کی بہت سی بیماریوں کا علاج اور خدا کی نظر
رحمت کا باعث ہے۔ اگر کوئی خدا کی بارگاہ میں گریہ و زاری کرے تو اس کا مطلب
یہ ہے کہ وہ اپنے کیے پر پیشان ہے اور جب ایسا ہو تو خدا بھی اپنے اس ہندے کو
ما بوس نہیں کرتا جا ہے کتنا ہی گناہ گار کیوں نہ ہو۔ ارشاد ہوتا ہے:

حدیث

۲۳. مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَتَكَبَّرُ مِنْ حَمْيَةِ اللَّهِ تَعَالَى إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ
لَهُ ذُنُوبَهُ وَإِنْ كَانَ أَكْثَرُ مِنْ لَحْوُمِ السَّمَاءِ وَعَدْدُ فَطَرَاتِ
الْبَحَارِ ثُمَّ قَرَأَ فَلَيْصَحْكُوا فَلَيْلًا وَلَيْسُوكُوا أَكْثَرًا جَزَاءً بِمَا

کانُوا يَكْبُونَ.

جب بھی کوئی مومن خوب خدا سے گریہ کرتا ہے تو خدا عالم اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے جا ہے اس کے گناہ آسمان کے ستاروں یا سندھ کے قطروں سے بھی زیادہ ہوں۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت حلاوت فرمائی: (ترجمہ): اپنے کرتوں کی جزا میں کم ہنسو اور زیادہ رو و۔ (جامع الاخبار)

امیدِ رحمت

امید پر دنیا قائم ہے۔ امید اور آرزو نہ ہوتی تو زندگی کی خوبصورتی ماند پڑ جاتی۔ اسی لئے ایک امیدوار انسان دنیا میں کامیاب نظر آتا ہے، ہر کام کو کامیابی کی امید پر شروع کرتا ہے اور اگر ناکامی ہو بھی تو امید کا دامن ہاتھ سے نہیں جاتے دینا۔ اسی لئے سرور کائنات ﷺ امید کو رحمت قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

حدیث

٣٥. الْأَمْلُ رَحْمَةٌ لِّمَبْيَنِ وَ لَوْلَا الْأَمْلُ مَا رَضِعَتْ وَ الْذَّهَبُ
وَ الْدَّهَنُ وَ لَا غَرَسٌ غَلَدٌ مِّنْ شَجَرٍ.

امید بیری امت کے لئے رحمت ہے۔ اگر امید نہ ہوتی تو نہ کوئی ماں اپنے بچے کو دودھ پلانی اور نہ کوئی با غبان درخت کاشت کرتا۔

(صحیۃ الاخبار)

خواہشات تابع قرآن و سنت

لکن یہ امیدیں، آرزوں کیس اور خواہشات اگر حدود سے باہر نکل جائیں تو انسان کی تباہی کا باعث بنتی ہیں۔ ہوس اور زیادہ سے زیادہ کی خواہش مال دوں، عزت و آبر و اور اطمینان و سکون کو ختم کر دیتی ہے۔ اسی لئے خواہشات کو حدود میں رکھنا چاہئے اور وہ حدود کیا ہیں؟ بیان کرتے ہوئے سروپ کوئین ملکی علم فرماتے ہیں:

حدیث

۳۶. لَا يُؤْمِنُ أَخْدُوكُمْ حَتَّى يَكُونُ هُوَ أَهْبَاطًا لِمَا جَنَثَ يَهُ
جب تک انسان اپنی خواہشات کو میری تعییبات (قرآن و سنت) کے
تابع نہ کر لے، وہ مومن نہیں ہے۔ (زم الھومنی)

حقوق اور رازق کی کمی

جمهوٹ جہاں بہت سی اجتماعی اور معاشرتی برائیوں کو جنم دیتا ہے، تفرقد،
کینہ، فساد و غیرہ صیغی یہاں پیدا کرتا ہے، وہاں انحرافی طور پر انسانی شخصیت کو
پامال کرنے کے علاوہ اس کے رزق میں کی کا باعث بھی ہوتا ہے۔ اس حقیقت کو
بیان کرتے ہوئے خاتم النبیین ﷺ فرماتے ہیں:

حدیث

۳۰. الْكَذَبُ يَنْقُضُ الرِّزْقَ

تجھوت رزق کو کم کر دیتا ہے۔ (جامع العادات)

منافق کون؟

عبادات کے نواہر کو بجا لانا ایک انسان کو موسیں نہیں بتاتا بلکہ جب تک وہ عبادات کے باطنی اثرات کو قبول نہ کرے ایمان کے داخلے میں داخل نہیں ہو سکتا۔ انسان نماز پڑھتا رہے اور برائیاں کرتا رہے، روزے رکھنے لئے خوف خدا پیدا نہ ہو تو ایسے نماز و روزے سے کیا حاصل؟ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

حدیث

۳۸. ثَلَاثٌ مِنْ كُنْ فِيهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ وَإِنْ ضَامَ وَصَلَى وَرَعْمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ؛ إِذَا حَدَّثَ كَذِبَ وَإِذَا وَعَدَ أَحْلَفَ وَإِذَا اتَّهَمَ خَانَ.

تین صفات جس میں پائی جائیں وہ منافق ہے اگرچہ وہ روزے رکھے اور نماز پڑھے اور یہ سمجھتا رہے کہ وہ مسلمان ہے:- جب باتیں کرے تو تجھوت یوں:- ۱۔ جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور ۲۔ جب امانت سوپی جائے تو خیانت کرے۔ (وسائل الشیعہ)

وقائے عد

موجودہ معاشرے میں عہدِ شخصی ایک عام اور معمولی ہی بات ہے جبکہ دینی احکامات میں وقاۓ عہد ان اہم اور چیزیں مسائل میں شامل ہے جس کی پابندی کی بہت زیاد تاکید کی گئی ہے۔ رسول صادق ﷺ فرماتے ہیں:

حدیث

۳۹. لَا دِيْنَ لِمَنْ لَا يَعْهُدُ لَهُ.

جس کے عہد و پیمان کا بھروسہ نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔ (بخار الانوار)

لباس شہرت

آج کی روزمرہ زندگی میں مادی مسابقت میں اضافہ ہونا ہے۔ ہر ایک شخص طور پر ہماری خواتین یہ چاہتی ہیں کہ رہن سکن، درکھر کھاؤ، لباس، گھر یا اشیاء میں وہ دوسروں سے آگے ہوں۔ وہ دکھائیں کہ ان کا معیار زندگی بلند ہے۔ قسمی سے قسمی لباس چکن کر جانل میں شرکت کی جاتی ہے اور اس پر فخر کیا جاتا ہے۔ کوئی لباس شہرت پہنے اور اس پر فخر کرے تو اس کا انجام کیا ہوگا؟ اس بارے میں آپ ﷺ فرماتے ہیں:

حدیث

۴۰. مَنْ لَيْسَ ثُوَبًا فَأَخْتَالَ فِيهِ حَسِيفٌ اللَّهُ بِهِ مِنْ شَفِيرٍ

جَهَنَّمْ يَتَخَلَّخُ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ .
جوانشان خاص لباس پہن کرنے کرے تو اللہ تعالیٰ اسے
جہنم کے شعلوں میں گرفتار کرے گا جو اسے اس وقت تک
جلائیں گے جب تک زمین و آسمان باقی ہیں ۔
(وسائل الشیعۃ)

جَلْوَكَ نُور

مخصوص الطیبین، اختر زندگی نامہ اور چالیس احادیث، مجموعہ

معصومین علیہم السلام کی تعلیمات کی ترجمہ کا بہترین سلسلہ

اپے مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے ان کے نام
کے ساتھ شائع کرائیں۔

قیمت	تعداد
10000	1000
5000	500
2200	200
1200	100

پیش کش:

مرکز علم و عمل کراچی

پست بکس: 2157، ٹائم آباد، کراچی
6622656

طافر

بلاں سڑک پارے
چور کے بھیڑاں
لئے گئے اپنے جان